اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۱ — مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـ۱۱ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عـ۱۲ر

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عـ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ❖

ایڈیٹوریل

ناظرین نور افشاں کو نیا سال مبارک ہو جنتری بابت ۱۸۹۱ء ناظرین نور افشاں کو حسب دستور نذر کیجاتی ہے ❖

راجپوتانہ کے ایک شہر میں ایک غیر معتقد محمدی مدرس نے اثنائے مذہبی گفتگو میں اس بارہ میں کہ آیا انجیل موجودہ مروجہ اصلی اور غیر محرف ہے یا نہیں اپنا یہہ خیال ظاہر کیا کہ انجیل کی جن باتوں کی تردید یا تائید قرآن میں پائی جاتی ہے۔ وہی باتیں انجیل میں موجود ہیں۔ مثلاً مسیح کا ابن اللہ ہونا۔ کنواری مریم سے پیدا ہونا۔ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہلانا۔ مصلوب ہونا اور جی اٹھنا۔ تعلیم تثلیث اور الوہیت مسیح وغیرہ۔ پس اگر محمد صاحب کے وقت میں یہ باتیں انجیل میں تھیں تو اب بھی ویسی ہی اسمیں موجود ہیں پھر یہہ خیال کرنا کہ انجیل بدلی گئی قرین عقل و انصاف نہیں معلوم ہوتا۔ بیشک مدرس موصوف کا ایسا خیال کرنا درست ہے۔ اگلے زمانہ کے محمدیوں نے جب دیکھا کہ انجیل و قرآن اکثر واقعات و تعلیمات میں باہم موافق و مطابق نہیں ہیں تو مجبور یہہ کہنے پر آمادہ ہو گئے کہ یہہ انجیل اصل نہیں ہے اگر اصل ہوتی تو وہ ضرور قرآن سے مطابقت و موافقت رکھتی لیکن زمانہ حال کی تعلیمی ترقی و رفتار روزگار نے اُنپر ثابت و ظاہر کر دیا۔ کہ ایسا دعوی کرنا جسکے لئے کوئی کامل ثبوت نہو نادانی کا کام ہے اور آخر کو بعض محمدی علمانے قرآن و انجیل کو مطابق کرنیکی کوشش میں نئی نئی تفسیریں اُلٹی کرنی شروع کیں۔ چنانچہ ہزار برس پیشتر کی اسلامی تصنیفات سے حال کے علمائے اسلام کے خیالات و تحریرات کا مقابلہ کیا جائے تو اُنمیں فرق عظیم نظر آویگا۔ ناظرین نور افشاں نے گذشتہ نمبر کے ضمیمہ میں بابو کیدار ناتھ صاحب کا ایک مضمون پڑھا ہوگا جس کا عنوان "مقتول ہوا نہ مصلوب ہوا کی نئی تفسیر" تھا جس میں حکیم محمد حسن صاحب امروہی کے رسالہ موسوم بہ آفتاب عالمتاب کا بیان ہو کہ اسمیں [illegible] مصنف مذکور نے آیۃ "انی متوفیک و رافعک الی" اور آیۃ "فلما توفیتنی" کو انجیلی بیان مصلوبیت مسیح سے مطابق کرنے کے لئے ابن عباس کے قول کی سند پر کوشش کی ہے اور [illegible] ہو کہ مسیح کا انتقال تو ہوا لیکن وہ مصلوب بھی استخوان شکستہ نہیں ہوئے جیسا کہ جو استخوان شکستہ مصلوب ہوئے۔ اور بعد کو تیسرے دن قبر سے اُٹھے تو کچھ جائے تعجب نہیں ہے۔ لیکن اُنکی صلیبی موت کی علت غائی یعنی گنہگاروں کا اسکے خون آلودہ کفارہ سے نجات پانا اور معافی حاصل کرنا جو ایک مسئلہ عظیم ہے اہل اسلام اسکی مطابقت قرآن سے کیونکر کر سکینگے اگر ایسا کیا تو پھر محمد صاحب کی پیروی کی ضرورت زیادہ نہ رہیگی اور محمدی صاحبان بھی اعمال سے ناامید ہو کے بھروسے کو چھوڑ کر مسیح کے بیش قیمت خون پر ایمان لا کر فضل سے ناجی ہونے کے اُمیدوار بن جائینگے اور مسیحیوں کے ساتھ ہم آواز ہو کے گیت گائینگے کہ اُسکے فضل کے جلال کی تعریف ہو جس نے اپنے فضل سے ہمیں اُس پیارے میں قبولیت بخشی کہ ہم اُسمیں ہو کے اُسکے خون کے

وسیلے مخلصی یعنی گناہوں کی معافی سکے فضل کی فراوانی سے پاتے ہیں"۔ افسیوں ۱-۷ و ۷ +

کوہ نور کے نامہ نگار کسی سرحدی رپورٹر نے لکھا ہو

"کہ آپکے قیمتی اخبار کے کسی پچھلے اشو میں یہہ پڑھکر بہت افسوس کیا کہ ایک آریہ نے ضلع امرتسر میں عیسائی مذہب اختیار کیا۔ اسمیں کچھ شک نہیں جیسا کہ آپنے اڈیٹوریل نوٹ میں رقم فرمایا کہ آریہ کا عیسائی مذہب اختیار کرنا بالکل بعید از قیاس ہو تاہم اصلیت کا پتا لگانے کے لئے میں نے صاحب سکرٹری آریہ سماج امرتسر کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی جسکا جواب میں آپ کی اور آپکے معزز ناظرین کی اطلاع کے لئے ذیل میں رقم کرتا ہوں:۔

"آپ کے کارڈ کے جواب میں لکھی ہو کہ امرتسر کے ضلع میں .... نامی ایک برہمن مختار عدالت ضرور عیسائی ہوا ہو۔ جہانتک ہمیں معلوم ہوا ہو وہ کسی سماج کا ممبر نہیں ہو اور آریہ ہونیکا دعوی بھی وہ ہرگز نہیں کرتا۔ یہہ صرف عیسائیوں نے جھوٹی خبر اڑادی ہوگی۔ (دہرا سچت میں) کوشش کی [illegible] یگی آگے ایشور کی مرضی۔ .... اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج امرتسر"

اوپر کی تحریر سے آپ اور آپ کے معزز ناظرین ضرور اسکی وجہ رکھینگے۔ کہ واقعی کسی عیسائی (انیسویں صدی کے مہذب صلیب پرست) نے آریہ سماج کو صدمہ دینے کی غرض سے یہہ گپ اڑادی۔ مگر خاک سے کبھی چاند نہیں چھپتا۔ ورنہ میری رائے میں یہہ امر غیر ممکن ہو کہ ایک آریہ (ایک ایسی سوسایٹی کا ممبر جسنے عیسائیوں کی تمام ترقی کو ہندوستان میں روک دیاہو) کرسچین بنے۔ بلکہ معلوم یہی ہوتا ہو کہ وہ پورانک برہمن ہوگا۔ اور پرانوں کی بعید از عقل گپوں نے اُسے مادی چیزوں کی نسبت بیٹے والے خدا کے آگے سر جھکانے پر مجبور کیا ہوگا +

میں اس موقع پر اپنے جدا ہونیوالے بھائی سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ ایک دفعہ آریہ سماج کے اصولوں اور سوامی دیانند جی کی کرت پستکوں کو ضرور بغور پڑھلیں اگر پھر بھی انکا کوشنس انہیں کرسچین ہونیکی رہنمائی کرے تو انکو اختیار ہو۔ (آپکا نامعلوم ایک سرحدی رپورٹر)" پس ہم اس بے خبر رپورٹر کے لئے چند باتیں لکھنا مناسب جانتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کے لئے کسی آریہ یا مسلمان یا چمار یا مہتر کا عیسائی ہونا یکساں ہو کیونکہ سبھوں کی روحیں بغیر نجات دہندہ پر ایمان لانیکے خطرہ ہلاکت میں ہیں اور انمیں سے کسی کا بچ جانا مسیحیوں کے لئے باعث خوشی ہو لفظ آریہ کی کوئی فضیلت نہیں جو عیسائی فخر یہ ایسی خبر اُڑاتے مسیحیوں کو صلیب پرست کہنا رپورٹر کی نادانی و تعصب پر دلالت کرتا ہو۔ اور اُسکے اس دعوی پر عقلمند ضرور ہنسینگے کہ آریہ جو ایک ایسی سوسایٹی کا ممبر ہو جسنے عیسائیوں کی تمام ترقی کو ہندوستان میں روک دیا ہو غیر ممکن ہو کہ وہ کرسچین بنے۔ جبکہ رومیوں کی خونخوار ایذا رسانی یہودیوں کا ظلم و تعصب یونانیوں کی حکمت و فیلسوفی اور محمدیوں کی صمصام خون آشام نے عیسائیوں کی ترقی کے روکنے میں کامیابی حاصل نہ کی تو آریہ سماج کی دجسکا قول کچھ اور فعل کچھ ہو کیا حیثیت ہو جو عیسائی دین کی ترقی کو روک دیگی۔ ایسی باتوں سے تھوڑی دیر کے لئے دل خوش کرلو ورنہ ہونا ہی کیا ہو۔ یاد رکھے کہ یہہ ناتراشیدہ پتھر لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا اور ایک بڑا پہاڑ بن جائیگا اور تمام زمین کو بھر دیگا [illegible] دانی ایل ۲- دیکھو +

صاحب مہذب لیورپول کے نومسلموں کی امداد

کے لئے مسلمانان ہند کو ترغیب دیتے ہوئے یہہ بھی فرماتے ہیں کہ "ایسے موقعوں پر عیسائیوں کی کوششیں عجیب قسم کی ہوتی ہیں۔ اور لطف یہہ کہ ایسے خیالات پر مبنی ہوتی ہیں کہ جنکو دیکھکر نہایت حیرت ہوتی ہو۔ یہاں پنجاب میں پادری ہیمین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "میں ابھی لیورپول سے ہوتا ہوا چلا آتا ہوں میں نے ہزار ڈھونڈا مگر وہاں مجھے کوئی مسلمان انگریز نہیں ملا۔ اسپر طرہ یہہ ہوا کہ قسطنطنیہ کے معزز اخبار اختر نے ہندوستانی اخباروں میں مسلمانان لیورپول کا حال سنکر حیرت ظاہر کی ہو کہ اسوقت تک ہم کو خبر نہیں پہنچی شیخ الاسلام کو تحقیقات کرکے اُن جدید مسلمانوں کی اعانت پر آمادہ ہونا چاہئے نیز ایران وغیرہ و مصر و روم وغیرہ اسلامی دول کو اُن لوگوں کیطرف متوجہ کیا تھا۔ اس مضمون کے دیکھتے ہی بعض انگریزوں کے دل میں ہول سما گئی کہ کہیں ایسا نہ ہو انگلستان کے اُن مسلمانوں کی ہمدردی پر ساری دنیا کے مسلمان متوجہ ہوجائیں۔ چنانچہ ادھر جو پچھلا پرچہ اختر کا آیا اُسمیں کیمبرج کے ایک فارسی دان انگریز صاحب کی تحریر نظر آئی جنکا نام نامی مسٹر ایڈورڈ براون ہو۔ وہ اڈیٹر اختر کو لکھتے ہیں کہ "آپ کی تسکین دینے کے لئے میں نے بخوبی جستجو کی مگر مجھے انگلستان بھر میں کوئی انگریز جو مسلمان ہوا ہو نظر نہ آیا۔ ہاں اتنا تو ہو کہ ایک پادری یہاں اکثر مسلمانوں کے موافق خیالات ظاہر کیا کرتا ہو اور شریعت اسلامیہ کے موافق باتیں کرتا ہو (جس سے مراد ایزک ٹیلر ہو) اور ایک انگریز نے یہاں ایک مسجد بنوائی ہو اور ایک سکول مسلمانوں کے لئے کھولا ہو (جس سے مراد ڈاکٹر لیٹنر ہو) اور ایک فرقہ موحدین کا یہاں پیدا ہوا ہو جنمیں باہم اختلاف بھی بہت کچھ ہو (یہہ یونیٹیرین لوگ ہیں) شاید ہندوستانی اخباروں نے انہیں لوگوں کے حالات سنکر بات کا بتنگڑ بنایا ہوگا اور لکھ دیا ہوگا کہ لنڈن میں کچھ لوگ مسلمان ہوگئے ہیں۔ لیکن مجھے بخوبی معلوم ہو کہ انمیں علانیہ طور پر کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ کیسی رکیک کوششیں ہیں جو دن کو رات بنانے کے لئے کی جاتی ہیں"۔ مہذب کی اس تحریر کو اور اختر ہند کے نامہ نگار کیمبرج کے بیان کو پڑھکر ناظرین نور افشاں خود ہی دریافت کرسکتے کہ سچ کیا ہو اور جھوٹ کیا ہو "مارا چہ ازیں قصہ کہ گاو آمد و خر رفت" +

خیر خواہ کشمیر کو گورنمنٹ کی جانب سے اطلاع دیگئی ہو

کہ ۲۶- اکتوبر کے خیر خواہ کشمیر میں جو مضمون رہتک کے معاملہ عید الضحیٰ کے دن گاؤ کشی اور کہاروں کے ہاتھ سے جبراً تعزیے اٹھائے جانیکی نسبت لکھا گیا تھا وہ بالکل غلط ہو گورنمنٹ کا حکم ہو کہ خیر خواہ کشمیر اسکی صحت کرے اور معافی مانگے۔ لیکن مضمون تصحیح خبر اور معافی نامہ کا گورنمنٹ کی جانب سے آیگا۔ ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ ہم نے ۲۴- اکتوبر

کے ایک آرٹیکل میں خیر خواہ کشمیر کو متنبہ کیا تھا کہ وہ ایسی باتوں کے لکھنے سے حکام انگریزی کو بدنام کرکے اپنے تئیں مخالف گورنمنٹ ظاہر کرتا اور پبلک اور گورنمنٹ میں بدگمانی اور مخالفت بڑہاتا ہی۔ جسپر ہمعصر موصوف نے ۱۷ نومبر کے اپنے پرچہ میں ہمکو خواب خرگوش میں پڑا ہوا۔ اور دیدہ و دانستہ آنکھیں بند کیا ہوا وغیرہ جو کچھ اسکے دل میں آیا بُرا بھلا کہا۔ لیکن ہم جانتے تھے کہ اسکی بد لگامی ضرور کسی نہ کسی روز اسکے ٹھوکر کھانیکا باعث ہوگی۔ بہر حال ہم خوش ہیں کہ گورنمنٹ نے اسکو معافی مانگنے کا موقع بخشا ہمیں یقین ہو کہ رحمدل گورنمنٹ اسکو معاف فرمائیگی لیکن ہمارے ہمعصر کو لازم ہو کہ آیندہ کو ذرا سوچ سمجھ کر اپنے اشہب قلم کو میدان تحریر میں جولان کیا کرے ✦

عہد جدید کی صحت کا بیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۵ جلد ۱۸-)

اَب ہم دوسرا قدم واپس ہٹانیکے لئے تیار ہیں اور یہاں ہم اپنی دلیل کے خاص حصہ تک آتے ہیں پڑھنے والا اپنے خیال میں سنہ ۲ء کی دوسری صدی کے دوسرے نصف حصہ میں نقل مکان کرنیکی کوشش کرے۔ یعنی اب ہم اُس عرصہ پر جو سنہ ۱۵۰ء سے سنہ ۲۰۰ء تک پھیلتا ہو غور کرتے ہیں۔ یقین کیا گیا ہو کہ یوحنا نے قریب سنہ ۱۰۰ء کے وفات پائی پس اَب بعد وفات یوحنا اور رسولی زمانہ کے خاتمہ کے پچاس سے لیکے سو برس تک عرصہ زیر نظر ہو۔ اسلئے اب ہمارے سامنے ایک زمانہ ہو جسمیں بہت لوگ جنہوں نے یوحنا کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی تھی زندہ تھے اور انبوہ کثیر جنہوں نے اُن لوگوں کو دیکھا اور گفتگو کی جنہوں نے یوحنا کو دیکھا اور گفتگو کی تھی زندہ تھے پس اب اس زمانہ کے حال پر ملاحظہ کرینگے ✦

لیکن اپنے گواہوں کو طلب کرنے سے پیشتر ہم تھوڑی دیر کے لئے اس زمانہ اولین کی کلیسیا کے اُوپر نظر کریں۔ وہ رومی سلطنت کے عرض و طول ہوا اور ہندوستان اور انتھیوپیہ اور اَور ممالک میں جو اسکی حدود کے باہر تھے پھیل گئی تھی۔ شاید ابھی تک کسی بڑے شہر یا صوبے میں مسیحیوں کی آبادی نصف سے زیادہ نہیں ہوئی تھی اور ممکن ہو کہ کلیسیا کے متعلقین کا کل شمار بیس لاکھ سے کم ہو۔ تاہم اُنکے عنقریب ہر ایک شہر میں اُتر میں برٹن سے لیکے دکھن میں انتھیوپیہ تک اور پورب میں فارس سے لیکے پچھم میں اسپین تک استقامت حاصل کی تھی ✦

یہہ بھی ضرور یاد کرنا چاہئے کہ تمام کلیسیا کے اندر ایمانداروں کی جماعتوں میں عہد جدید خداوند کے دن معمولاً پڑھا جاتا تھا۔ یہہ ایک حقیقت ہو جسکا انکار نہیں ہو سکتا۔ اور یوں مقدس کتابیں قدیم عیسائیوں کے دلوں اور آنکھوں کے سامنے ہمیشہ رکھی گئی تھیں ایسا کہ اگر کوئی مقبول کتاب رد کی جاتی یا گم ہو جاتی یا کوئی نئی اور غیر مستند کتاب داخل کی جاتی تو وے بآسانی اُسکی گرفت کر سکتے تھے۔ یا یوں کہیں کہ کلیسیا کی عام مجلسوں میں عہد جدید کے پڑھنے کے ایسے عالمگیر دستور نے تمام عیسائیوں کو عہد جدید کا محافظ اور اُسکی اصلیت کے لئے ایماندار گواہ بننے کے قابل کر دیا تھا۔ ہم بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ زمانہ حال میں کلیسیا کی عبادتوں میں کسی نئی کتاب کو داخل کرنا یا کسی باقدر کتاب کو بالکل ترک کر دینا بغیر تمام عیسائیوں کو اسکی خبر ہونے اور ایک پرشور اور عالمگیر انکار بلند ہونیکے کیسا غیر ممکن ہو۔ اُن قدیم زمانوں میں جبکہ انجیلی نوشتے اگرچہ عوام کے ہاتھ میں نہیں تھے تو بھی عام عبادتوں میں بکثرت تمام پڑھے جاتے تھے پس یوں ہم باطمینان نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ عیسائیوں کے کل فرقہ کی توجہ کو بیدار کئے بغیر نہ تو کوئی نئی کتاب داخل ہو سکتی اور نہ کوئی پُرانی خارج کی جا سکتی تھی۔ پس عہد جدید کی کتابوں کے لئے دوسری صدی کے دوسرے نصف حصہ کی کونسی شہادت ہو؟ ✦

واقعی ہم صرف اُن مصنفوں سے جو اسوقت زندہ تھے معلوم کر سکتے ہیں کہ اُس زمانہ قدیم کا عہد جدید کیسا تھا۔ خوش نصیبی سے بہت سی کتابیں جو آبائے سابقین اور اُس زمانہ کے دیگر ناموران کلیسیا کی تصنیفات ہیں ہم تک پہنچی ہیں۔ عہد جدید کے بعض ترجمے سنہ ۲۰۰ء سے بھی پہلے یونانی سے دوسری زبانوں میں کئے گئے تھے۔ پس ہم اِن آبائے سابقین اور ترجموں کو گواہ لانے اور انہیں آزمانے کے لئے کہ اُسوقت کلیسیا میں کونسی کتابیں مسلّم اور صحیح قبول کی گئی تھیں آگے بڑھتے ہیں۔ ہم اُنہیں مختلف ملکوں اور مختلف برّ اعظم سے بلاتے ہیں تاکہ زیادہ دل نشینی اور قطعی طور سے سب کو ظاہر ہو جائے کہ کلیسیائے عامّہ میں اُسکے عرض اور طول کے درمیان عموماً یہہ ہی عہد جدید تھا جیسا کہ ہمارے پاس موجود ہو ✦

پہلے گواہ وے ہیں جنہیں ہم یورپ کے برّ اعظم سے طلب کرتے ہیں اور انہیں اوّل فرانس کی قدیم کلیسیا ہو۔ ہم مشہور شہر لائنس کے بشپ ارنیوس کو اُس کلیسیا کی طرف سے بولنے والا اور وکیل قرار دیتے ہیں۔ وہ ایشیائے کوچک میں پیدا ہوا اور پولیکارپ سے تعلیم پائی تھی۔ اور پولیکارپ نے یوحنا رسول سے تعلیم حاصل کی تھی اور غالباً سنہ ۲۰۲ء میں ارنیوس نے اپنی گواہی پر شہیدانہ موت پاکے اپنے لہو سے مُہر کی۔ وہ ایک بڑا مصنف تھا اور اُسکی تصنیفات جو ہمارے زمانہ تک محفوظ رہی ہیں ایک بڑی کتاب بننے کے لئے کافی ہیں۔ اسمیں کسی مخالفت کا امکان نہیں کہ وہ ایک نہایت اعلیٰ وصف اور قدر و قیمت کا گواہ ہو۔ اور اُسکی گواہی صاف اور کامل ہو اور چاروں انجیلوں کا ذکر کرتا ہو۔ اور اِس باب میں اُس زمانہ کی کلیسیا کا ایسا صاف اور مستقل اعتقاد تھا کہ وہ ظاہر کرتا ہو کہ صرف چار اناجیل ہیں اور چار ہی ہو سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ زمانہ حال کے انسانی دل کو کوئی چیز ایسا مضبوط یقین نہیں دلسکتی جیسا کہ چند اعداد اگرچہ وے جلد فراموش ہو جائیں اُسکے اقتباسات کے اعداد بتفصیل ذیل لکھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ وے قریباً صحیح پائے جاوینگے۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ یہہ شمار کم ہوگا زیادہ نہیں۔ وہ متی کی انجیل کا ذکر کرتا اور قریب ایک سو اسّی دفعہ اُس سے اقتباس کرتا یا اُس کا حوالہ دیتا ہو مرقس کا ذکر کرتا ہو اور پندرہ بار اُس سے اقتباس کرتا ہو۔ لوقا کا اور اُس سے قریب ایک سو پچیس بار یوحنا کا اور اُس سے اسّی

سے زیادہ اقتباس کرتا ہے۔ لہذا یقین کامل ہے کہ فرانس کی کلیسیا اور ارنیوس نے اُس قدیم زمانہ میں ہماری چاروں انجیلوں اور صرف اِن چاروں ہی کو قبول کیا۔ لیکن ہمارا گواہ اعمال کا بھی ذکر کرتا اور اُس سے پچاس دفعہ اقتباس کرتا ہے۔ رومیوں کے خط کا اور اُس سے ساٹھ دفعہ سے زیادہ اقتباس کرتا ہے۔ پہلے قرنتیوں کا اور اُس سے ستّر سے زیادہ اقتباس کرتا۔ دوسرے قرنتیوں کا اور اس سے سترہ اقتباس کرتا ہے۔ وہ گلاتیوں۔ افسیوں۔ فلپیوں۔ قلسیوں اور مکاشفات کا بھی ذکر کرتا ہے۔ اور اکثر اُن سبھوں سے اقتباس کرتا ہے۔ وہ بہت سے چھوٹے خطوط کا ذکر کرتا اور اُنسے اقتباس کرتا ہے پس فرانس کے شہر لائنس کی کلیسیا کے گواہ بشپ ارنیوس کی یہہ ہی گواہی ہے اور بلاحجت ثابت کرتی ہے کہ دوسری صدی کے پچھلے نصف میں پچاس سے لیکے سو برس بعد اختتام رسولی زمانہ کے اُس وقت وہ کلیسیا ئے بعینہ یہی عہد جدید رکھتی تھی جو کہ اب ہم رکھتے ہیں ۔ (باقی پھر)

مراسلات

اُسکے آنیکا وعدہ کہاں ؟

۲۔ پطرس ۳۔ ۴۔

اے ناظرین کلیسیا نے چار اتوار مقرر کئے ہیں تاکہ مسیح کی دوسری آمد کی یادگاری وتیاری ہو۔ سبب اسکا یہہ ہے کہ انسان غافل رہتے اور سو جاتے ہیں۔ اور چار اتوار چار گھنٹوں کے موافق ہیں کہ اگر ہم پہلے دوسرے وتیسرے گھنٹے سو رہے ہیں تو چوتھے گھنٹہ میں جاگ جاویں۔ یہاں پطرس رسول مسیح کی دوسری آمد کا تاکیداً ذکر کرتا ہے چنانچہ پہلے ب ۱ کی ۱۶ آیت میں یوں فرماتا ہے کہ "کیونکہ ہم نے نہ فیلسوفی کی کہانیوں کا پیچھا کرکے بلکہ اُسکی بزرگی کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوکے اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد کی خبر تمہیں دی" یعنی اسکے دوبارہ آنیکی خبر تمکو دی نہ صرف فیلسوفی سے پر چشم دید گواہ ہوکے۔ تو دوسرے خط کا مضمون خداوند کی دوسری آمد کی خبر دیتا ہے۔ رسول فرماتا ہے کہ اس مقدس پہاڑ پر اُسکی تبدیل صورت دیکھ کر ہمارے دل میں ایک نیا یقین پیدا ہوا یعنی جب اُسکی پہلی حضوری کو دیکھا تو اُسکی دوسری حضوری کا خیال ہمارے دل میں آیا جتنی پریشانی اور شک وشبہ ہمارے دلوں میں پہلے تھے اب اُتنے نہیں کیونکہ اب ہم اُسکے چشم دید گواہ ہوکر کہتے ہیں کہ وہ ضرور پھر آویگا ۔

اسی تیسرے باب میں وہ ٹھٹھوں کھلانیوالے ٹھٹھے بازوں کا ذکر کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایسے لوگ اُٹھینگے اور یہہ کہینگے کہ "اُسکے آنیکا وعدہ کہاں" ۔ لیکن وہ یہہ بھی کہینگے کہ ہم طعنہ زنی سے اعتراض نہیں کرتے پر نیچر ہمکو یہی سکھلاتا ہے۔ دیکھو سورج کا طلوع بھی ہوتا ہے اور غروب بھی اور اَور دنیا میں بہت تغیرات وتبدلات وغیرہ ہوتے ہیں تو ہم کسطرح یقین کریں کیونکہ یہہ سب باتیں اور چیزیں گذر جاتی اور ہلاک ہوتی ہیں۔ رسول فرماتا کہ "خداوند اپنے وعدوں کی بابت سُستی نہیں کرتا۔ جیسا کہ بعضے سُستی سمجھتے ہیں پر اسلئے ہماری بابت صبر کرتا کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ سب توبہ کریں" ۔ تو ٹھٹھے باز لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس بات کا کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ افسوس بعض عیسائی بھی انہیں کے شامل حال ہوکر کہتے ہیں کہ اُسکے آنیکا وعدہ کہاں۔ تو اُنکا جواب رسول پہلے باب میں دیتا ہے وہاں نبیوں ورسولوں کی گواہی کا ذکر کرکے کہتا ہے کہ یہہ قوی دلیل ہے۔ نبیوں ورسولوں نے نہ صرف اُسکی آمد کا ذکر کیا بلکہ بہت سی تغیرات وتبدلات کا ذکر کیا مثلاً بابل وغیرہ کا برباد ہونا اور دنیا کی بہت بادشاہتوں اور سلطنتوں کے تغیر وتبدل ہونیکا ذکر کرکے کہتا ہے کہ یہہ بڑی قوی دلیل ہے تو جب اُنکی بابت یہہ پیشینگوئی پوری ہوگئی تو جب وہ اُسکی دوسری آمد کا ذکر کرتا ہے تو وہ بھی ضرور پوری ہوگی جب پہلی آمد کی بابت پیشینگوئی ہوئی تو پوری ہوئی ویسے ہی دوسری آمد کی بابت جو نبوت ہے وہ بھی ضرور بالضرور پوری ہوگی البتہ اُسنے اپنی انگلے سے تو اشارہ کرکے نہیں بتلایا کہ وہ ہے پر اُن نبوتوں کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو یروشلم وغیرہ برباد ہوگئی تو اب ہمنے اُسنے بھی یقین کیا کہ دوسری آمد کے وقت بھی ویسا ہی ہوگا کہ اُسی میں آسمان سنّاٹے کے ساتھ جاتے رہینگے اور اجرام فلک جلکر گداز ہوجائینگے۔ اور زمین اُن کاریگریوں سمیت جو اُسمیں ہیں بھسم ہوگی" ۔ دیکھو ۲ پطرس ۳۔ ۱۰ کو بمقابلہ متی ۲۴۔ ۲۹ سے ۳۲ تک لیکن ٹھٹھے بازوں نے کہا کہ البتہ وہ تو کچھ دلیل ہے پر تھوڑا ثبوت ہے اسلئے ہم پھر تم سے پوچھتے ہیں کہ اُسکے آنیکا وعدہ کہاں ؟۔ تب رسول فرماتا ہے کہ تم تو عالم وفاضل وبڑی حکمت والے ہو اور دُنیا میں بہت چیزوں کو دیکھتے ہو اور معلوم کرتے ہو کہ وہ سب ایک ہی حالت میں نہیں رہتیں بلکہ مبدل ہوجاتی ہیں۔ جیسے حضرت نوح کے وقت طوفان سے بڑے بڑے پہاڑ غرقاب ہوگئے اور سب ہلاک ہوگئے تو کیا یہہ تبدیلی نہ تھی ؟ البتہ تھی۔ اور پھر پتھروں اور چٹانوں کو دیکھ کے اور غور کرکے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ کیسی کیسی تبدیلیاں وقوع میں آئیں اور یہہ سب چار عناصر بدل جائینگے دُنیا کی یہہ حالت دیکھکے تو بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تبدلات ظہور میں آئے تو پھر کیوں یہہ سب کچھ نہ ہوگا ضرور ہوگا۔ تم اپنے علوم وفنون وغیرہ کو تو دیکھو جب تم اتنے علم جانتے ہو تو پھر کیوں غافل رہتے ہو ؟ نہ صرف چٹانوں وغیرہ میں تبدیلیاں ہیں پر زمین کو کھود کے دیکھو کہ کیسی کیسی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ یہہ رسول نے دوسرا جواب اُنکو دیا تھا پر جب وہ پھر کہتے اور سوال کرتے کہ البتہ یہہ تو ثبوت قوی ہے پر پھر بھی ہم پوچھتے ہیں کہ اُسکے آنیکا وعدہ کہاں ؟ تب رسول آخری جواب دیتا ہے کہ افسوس کہ تم اہل علم ہو اور یہہ نہیں سمجھتے تو اب چلے جاؤ کیونکہ جو کچھ ہم سے ہوسکا وہ دین ودنیا اور علم وعقل سے تمکو جواب دیا اور تم پھر بھی کچھ نہیں سمجھتے اور

نوح اور لوط کے زمانہ کے لوگوں کے ساتھی ہو تو جاؤ اپنی ہلاکت آپ دیکھو اگر تم یقین نہیں کرتے کہ یوں ہی ہو تو اپنے گناہوں میں آپ ہی مروگے +

پس اب رسول اُن اہل علم اور ٹھٹھے بازوں کی طرف سے منہہ پھیر کر کلیسیا کی طرف مخاطب ہوکر فرماتا ہی کہ کلام تو تمہارے پاس ہی اور نبوتیں بھی تو تمہارے لئے ہیں اور خداوند کی خصوصیت اب دروازے پر ہی تو اب تمہارا کیا حال ہی - رسول ا - ۱۹ - آیت میں فرماتا ہی کہ "ہمارا بھی نبیوں کا کلام ہی جو زیادہ قایم ہی" یعنی بہ نسبت اُس تماشا کے جو اُس پہاڑ پر تھا اُسکی نسبت زیادہ نبیوں کا کلام قایم ہی اسکی چمک اور جھلک نظر آتی ہی - گویا ایک چراغ ہی جو اندھیری جگہہ میں جبتک پو نہ پھٹے اور صبح کا تارا تمہارے دلوں میں ظاہر نہ ہووے روشنی بخشتا ہی" تم نے تو نبوتوں سے بھی زیادہ دلیلیں حاصل کی ہیں پر ایک اور بھی دلیل ہی چراغ چمکتا ہی اور نہ صرف یہہ پر صبح کا ستارہ بھی ہی - تو یہہ صبح کا ستارہ کہاں اور کون ہی؟ یہہ تو کسی دوسرے آسمان پر نہیں پر ہمارے پاس اور دل میں چمکتا ہی - ہاں خداوند آپ مکاشفہ کی کتاب میں فرماتا ہی کہ صبح کا ستارہ میں ہوں - تو رسول بھی فرماتا ہی کہ صبح کا ستارہ تمہارے دل میں چمکیگا - رسول اپنے لوگوں کے دلوں کو تیار کرتا ہی کہ غافل مت ہو اور ہوشیار رہو کیونکہ نہ اُنکے چراغدان میں تیل ہی اور نہ اُنکے برتنوں میں - تو وہ صبح کے ستارے کو اُنکے پیش کرتا ہی - یعنی مسیح کی دوسری آمد کی خبر دیتا ہی کہ جب صبح کا ستارہ چمکیگا تو ضرور سورج طلوع ہوگا - کیونکہ یہہ ہو نہیں سکتا کہ ستارہ چمکے اور سورج نہ چمکے تو وہ ضرور بالضرور چمکیگا - رسول اُنکو کہتا ہی کہ نبوتیں یعنی چراغ تو تمہارے پاس بہت ہیں جن سے روشنی پہنچتی ہی پر ایک صبح کا ستارہ بھی ہی جب وہ آویگا تو دن چڑھ جاویگا اور لڑائی تمام ہوگی تب وہ جو وفادار رہیگا خداوند کا وعدہ اُس خادم کے لئے یہہ ہی کہ صبح کا ستارہ تیرے دل میں دونگا - کیونکہ وہ جانتا ہی کہ میں دُکھ مُصیبت اور دشمنوں کے گھیرے میں ہوں تو جواب ہی کہ صبر کر اور استراحت میں رہ اب تھوڑی دیر لڑائی ہی تب تمام ہوگی دُرست مجھپر بھروسا رکھ اور اور میرے کلام کی نبوت کی باتوں کو پڑھ اور دیکھ اور سمجھ اور یاد کر آخر کو تھوڑے دنوں کے بعد سب سے بھاری ثبوت تمہارے واسطے ہوگا - یعنی بڑی تسلی تمکو ہوگی - یعنی جب وہ خداوند آویگا وہ آپ تمکو تمام مصیبتوں سے رہائی بخشیگا +

پس ای ناظرین ہمکو بھی چاہئے کہ ہم اپنے خداوند کی آمد کے لئے خوب انتظاری میں رہیں - کیونکہ جب وہ صبح کا ستارہ چمکیگا تو وہ صداقت آفتاب یعنی مسیح چڑھیگا - تب ہم سب کے سب اُسکی روشنی سے روشن ہونگے - آمین +

راقم

جسونت سنگھ کیٹیکیسٹ از کوٹ گڈھ ضلع شملہ -

کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی

پیدایش ۲۱ - ۱۲

محمدی بھائی صاحبان مسیحیوں کے سامنے دینی گفتگو میں ابراہیم کے بیٹے اسمٰعیل کی بڑی قدر و منزلت بیان کیا کرتے ہیں - بلکہ اس بات پر نہایت فخر کرتے ہیں - کہ اسمٰعیل کے خاندان سے نبی عرب پیدا ہوئے اور کہ خدا نے اُنکو وہ عزت اور مرتبہ عنایت فرمایا ہی کہ جو کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ہوا - اور یہہ کہ مہر نبوت اُنہیں پر ختم ہوئی وغیرہ +

اس فخر کی دلیل اگر اُنسے پوچھئے تو یہہ بتاتے ہیں کہ توریت میں خداوند تعالیٰ نے خود اسمٰعیل کے حق میں فرمایا کہ میں اُسکو برکت دونگا - اور اُسکو برومند کرونگا - اور اُسکو بہت بڑھاؤنگا - اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے +

اگر توریت میں اسمٰعیل کی قدر و منزلت لکھی ہی تو میں بھی توریت ہی سے اُسکی بابت تھوڑی سی عرض کرتا ہوں +

میں مانتا ہوں کہ خدا نے اسمٰعیل کو برکت دی - اور اُسکو کہا کہ تو برومند ہوگا وغیرہ - مگر معلوم ہووے کہ یہہ برکت کوئی خاص برکت نہ تھی اور نہ ہی اس برکت اور برومندی سے کسی نبی کے ظاہر ہونیکی خبر عیاں ہوتی ہی اور یہہ کوئی کلیہ قاعدہ بھی نہیں ہی کہ جسکو خدا برکت دیوے تو اُس سے یہہ ہی مفہوم ہو کہ اُس برکت یافتہ سے ضرور کوئی نبی ہی پیدا ہوگا - ہاں البتہ بارہ سردار پیدا ہونیکا ذکر تو ضرور آیا ہی - مگر یہہ بارہ سردار ایک نبی عرب نہیں بن سکتے - لہذا محمدی بھائیوں کی غلطی ہی جو کہتے ہیں کہ اسمٰعیل کی برکت کا نتیجہ محمد صاحب نبی عرب ہیں +

اور پھر اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اسمٰعیل وعدہ کا فرزند نہ تھا - جیسا کہ محمدی لوگ خیال کرتے ہیں - جب خداوند نے ابراہیم سے گفتگو کی تو ابراہیم نے خدا سے عرض کی - کہ خداوند خدا تو مجھکو کیا دیگا - میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر ہی - اور پھر ابراہیم نے کہا کہ دیکھ تونے مجھے فرزند نہ دیا - اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا - تب خداوند کا کلام اُسپر اُترا اور اُسنے کہا کہ یہہ تیرا وارث نہیں ہونیکا - بلکہ جو تیری صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا - پیدایش

اب ان آیات مذکورہ بالا سے یہہ معلوم ہوتا ہی - کہ خدا نے ابراہیم سے ایک ایسے فرزند کا وعدہ کیا جو اسکا وارث ہو - اگر فی الحقیقت یہہ وعدہ اسمٰعیل کے لئے کیا گیا تھا تو واجب تھا - کہ وہ ابراہیم کی میراث سے خارج نہ ہوتا - بلکہ میراث میں شریک اور اضحاق کے ساتھ حصہ دار ہوتا - مگر بیبل میں تو ایسا ہرگز نہیں - بلکہ توریت میں یوں لکھا ہی - کہ جب اضحاق پیدا ہوا تو اسمٰعیل اُس سے ٹھٹھے کرنے لگا - تب سرہ نے ابراہیم سے کہا کہ اس لونڈی اور اُسکے بیٹے کو نکالدے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا - پیدایش ۲۱ - ۱۰ - لیکن سرہ کی اس بات سے ابراہیم کو رنج ہوا - پر خدا نے ابراہیم کو کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بُری نہ معلوم ہو - ہر ایک

بات کے حق میں جو سرہ نے تجھے کہا اُسکی آواز پر کان رکھہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی۔ پیدایش ۲۱-۱۲۔ تب ابراہیم نے اپنی حین حیات میں روٹی اور پانی کی ایک مشک دیکر ہاجرہ اور اُسکے بیٹے اسمٰعیل صاحب کو رخصت کیا۔ پیدایش ۲۱-۱۴۔ اس طرح سے اسمٰعیل وراثت ابراہیم سے خارج ہوا۔ اگر کسی محمدی بھائی کو معلوم ہو کہ سواے اس روٹی اور ایک مشک پانی کے کچھہ اور بھی اسمٰعیل کو میراث میں دیا گیا تھا تو مہربانی فرما کر بتادیں ✤

اور پھر یہہ کہ اگر خدا کی برکت اور نگاہ اسمٰعیل پر حقیقی طور پر ہوتی تو سلسلہ بزرگوں سے قطع نہ کیا جاتا۔ بیبل میں کئی جگہہ یہہ فقرہ آیا ہی۔ کہ میں تیرے باپ دادوں ابراہیم کا خدا اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خروج ۳-۶۔ اگر اس برکت کے باعث اسمٰعیل کچھہ خصوصیت رکھتا تھا تو کیوں خدا کے کلام میں ایسا نہ لکھا۔ کہ میں ابراہیم کا خدا اسمٰعیل کا خدا اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں ✤

اور پھر یہہ کہ اگر وہ میراث اور وعدہ میں شریک اور ابراہیم کی اولاد تھا تو ضرور ہی کہ بنی اسرائیل کے دکھوں میں بھی شریک ہوگا۔ کیونکہ خدا نے ابراہیم کو فرمایا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُنکا نہیں پردیسی ہوگی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنیگی۔ اور وے چارسو برس تک اُنہیں دُکھہ دینگے۔ پیدایش ۱۵-۱۳ ✤

پس محمدی بھائی مہربانی کر کے فرمائیں کہ اگر اسمٰعیل ابراہیم کی اولاد حقیقی اور میراث میں شامل تھا تو بنی اسرائیل کے ملک مصر کی غلامی میں کوئی بنی اسمٰعیل بھی اُنکے ساتھہ موجود تھا۔ اگر تھا تو کون؟ ✤

الغرض اے محمدی بھائیو اسمٰعیل ازروے بیبل نہ تو وعدہ اور عہد کا فرزند تھا۔ اور نہ وہ ابراہیم کا حقیقی وارث تھا بلکہ ان برکتوں اور نعمتوں کا مالک اور وارث حضرت اضحاق ہی تھا۔ اور اضحاق ہی کے گھرانے سے ہمارا نجات دہندہ خداوند مسیح جسم کے روسے کنواری مریم سے مجسم ہوا۔ تاکہ ہمکو ہمارے گناہ سے پاک کر کے خدا کے حضور راستباز ٹھہراوے اسکی نجات کسی خاص قوم یا فرقہ کے واسطے نہیں بلکہ کل بنی آدم کے واسطے ہی۔ چنانچہ لکھا ہی اور دیکھو کہ خداوند کا ایک فرشتہ اُنپر ظاہر ہوا۔ اور خداوند کا نور اُنکے چوگرد چمکا۔ اور وے نہایت ڈر گئے۔ تب فرشتہ نے اُنہیں کہا مت ڈرو۔ کیونکہ دیکھو میں تمہیں خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی۔ کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینیوالا پیدا ہوا۔ وہ مسیح خداوند ہی۔ انجیل لوقا ۲-۹ سے ۱۲ ✤

راقم ایک مسیحی۔ از ڈیرہ غازی خان

عالی حوصلہ ہموطنوں سے

اپیل

منجانب کینٹر تھیمپرنس کلب لاہور

کینٹر تھیمپرنس کلب لاہور جو پنجاب کے اسکولوں و کالجوں کے نوجوانوں کی کوشش سے عرصہ دو سال سے لاہور میں قایم ہی۔ اور جس نے اس چھوٹی سی زندگی میں کار نمایاں کارروائی کر دکھائی ہی۔ چنانچہ اسوقت اسکے ممبران کی تعداد دوسو سے کچھہ زیادہ ہی۔ اپنے عالی حوصلہ اور قدردان ہموطنوں سے باادب مدد کے لئے ملتجی ہی۔ کیونکہ کچھہ عرصہ سے بسبب کم توجہی ممبروں کے کلب کی اچھی حالت نہیں ہی اور اس لئے جیسا کہ اُمید کرنی چاہئے نتیجہ نہیں نکلا۔ کلب کے واسطے مکان میزیں وغیرہ اور تھیمپرنس لائبریری کا قایم کرنا اسوقت اشد ضروریات سے ہی۔ مسٹر کمن صاحب اور پادری ایوانز صاحب نے جو کلب کی کارروائی میں بہت دلچسپی لیتے ہیں کلب کو لائبریری کے واسطے ایک اچھی تعداد تھیمپرنس کتابوں اور رسالوں کی بھیجی ہی اور بھیجتے رہتے ہیں۔ لہذا ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے پرجوش وباہمت ہموطن روپیہ سے کلب کے فنڈ کو مدد دیکر جسکی اشد ضرورت ہی ہمارے حوصلہ کو بڑھادیں۔ تاکہ ہم لوگ مستقل طور سے کام کر کے اپنے اہل وطن کے لئے مستفید ہوسکیں ✤

نوٹ۔ مدد کنندگان کے نام نامی شکریہ کے ساتھہ نور افشاں اخبار میں سلسلہ وار درج کئے جاینگے ✤

مینجنگ کمیٹی کینٹر تھیمپرنس کلب لاہور

مورخہ ۱۵ نومبر سنہ ۹۵ء۔

انسان تہی دست

انسان بے زر کے مثل جسم بیجان اور ڈھلتے ہوے سایہ اور خوف آور بھوت کے ہی۔ شکل اُسکی غمناک۔ گفتگو ضعیف اور سست ہوتی ہی۔ اگر اُسے کسی سے ملاقات کرنیکی خواہش پیدا ہو تو جس جگہہ جب وے مکان خالی پاوے اگر کلام کرنے کے لئے مُنہہ کھولے تو بات بات پر جھکے بدیں غرض کہ کوئی گمان نہ کیجاے کہ شاید میں کسی سے کچھہ سوال ڈالتا ہوں۔ عوام الناس اُس سے اسطرح محترز ہوتے ہیں کہ جیسے کسی وبائی مرض سے اور اس صفحہ ہستی پر وہ وبال جان شمار کیا جاتا ہی۔ بباعث ناداری کے وہ اپنی عقل ظاہر نہیں کرسکتا اور طرفہ تر ماجرا یہہ کہ اگر خاموش رہے تو بیوقوف متصور ہو۔ اگر بدمزاج ہو تو اُسکے دشمن اُس کو ناکارہ گردانتے ہیں۔ اُسکی رغبت رکھنے والے نفرت سے ملاح کی تمہید کرتے ہیں احتیاج اُسکو علی الصباح جگاتی ہی اور بدبختی رات کو بستر پر بھی چین لینے نہیں دیتی۔ گھر کی عورت اُسکو نالایق اور عام شخص خیال میں لاتی ہی۔ اور بدگمانی سے پیش آتی ہی شراب خانہ کے لوگ یہی چاہتے ہیں کہ بس گرگٹ کی مثل ہوا پر اوقات بسری کرے اور خیاط خواہاں ہیں کہ ہمارے اول والدین کیطرح انجیر کے پتوں کی پوشاک پہنے۔ اگر مباحثہ کرنیکی تاب رکھتا ہو تو کوئی شنوا نہیں ہوتا اگر چھینکے تو کوئی لحاظ نہیں کرتا۔ اگر کسی دوکاندار سے داد وستد کا رابطہ قایم کیا چاہے تو ہاتھہ پر درہم بغیر سامنے کھڑے نہیں ہونے دیتے اگر مقروض ہو تو زمانہ بھر کا چھٹا ہوا سمجھتے ہیں! ✤

مذکورہ بالا بیان پر اگر سوچا جاوے تو نہایت عبرت انگیز

باتیں ہیں۔ خصوصاً ان نوجوانوں کے لئے (جوکہ اپنی آیندہ زندگی کے بسر کرنیکے لئے اپنی اوائل عمر میں اُن وسایل کی دسترسی میں نیچہ زنی کر رہے ہیں کہ جنسے انکی آیندہ زندگی کی بہبودی اور آسایش کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں یا باعث کاہلی اور سُستی کے رنج ومحن کے اسباب جمع کر رہے ہیں) ایک بینظیر سبق ہی +

حضرت سلیمان بادشاہ کا (جوکہ دانش اور حکمت خدا داد رکھتا تھا اور جسکی پُر اثر نصیحتوں کو دُنیا کے قدردان علما اپنی زندگی کا دستور العمل سمجھتے ہیں) قول ہو کہ "وہ جو ڈھیلے ہاتھ سے کام کرتا ہو کنگال ہو جائیگا پر چالاکوں کا ہاتھ دولت پیدا کرتا ہو"۔ امثال ۱۰-۴ +

کمترین ایم۔ پی۔ بھورے۔ از بہاولپور

واقعات اور رائیں

حیدر آباد دکن میں جو ایک ہندوستانی مسیحی عورت مسماۃ وزیرن بنت کریم اللہ ۸ ڈسمبر کو نہایت بیرحمی سے قتل کی گئی حیدر آباد ورکر اُس کا بیان یوں لکھتا ہو کہ وہ نجیب آباد واقع روہیلکھنڈ کی متوطن اور سعد اللہ رامپوری کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ قریب بارہ برس ہوئے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ حیدر آباد میں آئی سال گذشتہ میں دونوں نے دین عیسوی اختیار کیا اور بشپ تھوبرن صاحب کے ہاتھ سے بپتسما پایا۔ ۶ ڈسمبر سنیچر کو شام کے چھ بجے ایک بڈھا فقیرنی جو عنبر بازار کے قریب رہتی تھی وزیرن کے پاس بحالت غیر حاضری اُسکے شوہر کے آئی اور کہا کہ تمہارے نئے شہر میں ایک امیر کے لڑکوں کو تعلیم دینے کے لئے بیس روپیہ ماہوار کی نوکری تجویز کی گئی ہو۔ تم میرے ہمراہ چلو اور اُنسے بات چیت کرو لیکن اپنا عمدہ لباس اور زیور پہن چلو تاکہ وے لوگ تمہیں معزز خیال کریں۔ وزیرن اس مکارہ کے دام فریب میں آگئی اور ساٹھ روپیہ کی ایک ساڑی اور قیمتی لباس اور قریب ۲ ہزار روپیہ کا زیور پہن کر اُسکے ساتھ روانہ ہوئی۔ اور اپنی بیٹی سے کہہ گئی کہ میں دو گھنٹے میں واپس آتی ہوں۔ وہ عورت وزیرن کو سیر چوک میں عبد الحسین کے گھر میں لے گئی جہاں واحد علی وکیل موجود تھا۔ اور اُنہوں نے وزیرن کو پھانسی دیکر ایک بڑے پتھر سے اسکا سر کچلا اور کل زیور اُتار کر سازی کو جلا کر چاندی کر لی۔ اور لاش کو ایک صندوق میں بند کرکے خون کے تمام نشان مٹائے اور مکان پر سفیدی پھیری صبح کو صندوق کو جو بالکل اسباب کا صندوق معلوم ہوتا تھا۔ ایک چھکڑے پر لاد کر عبد الحسین ریلوے اسٹیشن پر لے گیا کہ کسی علاء الدین کے نام لاہور کو روانہ کرے۔ اور فرستندہ کا نام دھوکے سے شمس الدین لکھدیا۔ اُس روز اتوار تھا لہذا احکام ریلوے نے پارسل لینے سے انکار کیا اور کہا کہ کل لانا۔ دوسرے روز وہ پارسل دیر میں لیکر آیا جس سے ایک اور دن تک ملتوی کرنا پڑا۔ اس عرصہ میں صندوق سے بدبو آنے لگی۔ سٹیشن ماسٹر کو شبہ پیدا ہوا صندوق کھولا گیا اور عورت کی لاش برآمد ہوئی چھکڑے والا گرفتار کیا گیا۔ اُسنے مالک کا مکان بتادیا۔ مالک نے جرم کا اقبال کیا۔ تحقیقات جاری ہو۔ وہ تمام زیورات جو مقتولہ پہنے ہوئے تھی قیمتی دو ہزار روپیہ تھے وہ سب پولیس کے سُراغ لگانے سے برآمد ہوگئے +

ضمیمہ دھرم جیون مطبوعہ ۲۱۔ ڈسمبر میں رومن کیتھولک کے ایک مہاتما سادھو کی لاش کے جو بمقام گوا کئی سو برس سے رکھی ہوئی تھی کھولے جانے اور اُسکی زیارت کے لئے ایک عظیم جلسہ ہونے اور انبوہ کثیر فراہم ہونے کا ذکر لکھا ہو کہ ہزاروں آدمی اُس لاش کے درشنوں کے لئے چرچ میں موجود تھے اور اگرچہ گورنمنٹ پرتگیز کیطرف سے ہر قسم کا انتظام کیا گیا تھا تو بھی جس وقت مذہبی رسومات کے بعد لاش مذکور کے پاؤں کھولے گئے اور بشپ وغیرہ اُنکے چومنے کے لئے بڑھے تو اسی مقصد کے لئے خلقت کا گروہ اسقدر ٹوٹ پڑا کہ تمام انتظام بگڑ گیا اور اس ہنگامہ میں ایک شخص دبکر مر گیا۔ ہر ایک شخص یہی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح سے یا تو سادھو موصوف کی لاش کے قدموں کو چھوے یا بوسہ لے۔ اسپر دیو دھرمی صاحب فرماتے ہیں کہ جبتک کسی سادھو اور پاک روح کی نسبت ضروری حد تک جبتک کسی قوم یا ملک کے لوگوں میں شردھا نہ ہو تبتک اس قوم یا ملک کی بھلائی اور ترقی نہیں ہوتی"۔ ہمارے خیال میں کسی ملک یا قوم کے لوگوں کا مردہ کی لاش کو چھونا اور اُسکے پاؤں کو اس اعتقاد سے چومنا کہ ایسا کرنا موجب حصول سعادت و برکت دارین ہوگا محض واہیات اور ایک قسم کی بُت پرستی و بدعت ہی۔ دیو دھرمی ہمعصر کو آرزو ہوگی کہ رومن کیتھولک سادھو کی نظیر پیش کرنے سے انکا دلی مقصد حاصل ہو کہ اُنکے پیرو مرنے کے بعد انکی بھی اسیقدر تعظیم وتکریم کریں جس ملک یا قوم کے لوگوں کے ایسے اعتقادات وخیالات ہوں اُنکی بھلائی اور ترقی کے بجائے روز بروز تنزل ہوگا۔ اور رومن کیتھولک فرقہ کے ادبار کے منجملہ دیگر اسباب پیر پرستی بھی ایک بڑا سبب ہی +

واچمین لکھتا ہو کہ برٹش گورنمنٹ کے نزدیک یہہ حقیقت ناقابل اعتبار ہوگی کہ دیسی ریاستیں اپنے ملازموں کو بہت زیادہ آزادی خدا کی خدمت کرنیکے لئے دیتی ہیں حضور نظام حیدر آباد نے اپنے مسیحی افسروں کو انجیل کی منادی کرنے یا کسی قسم کی مسیحی خدمت کرنے کے لئے پوری آزادی عطا فرما رکھی ہو تاکہ اپنی فرصت کے وقت جو چاہیں کریں۔ گورنمنٹ نظام کے اکثر عہدہ دار ملٹری اور پبلک ورک۔ طبی وتعلیمی انگریزی وہندوستانی میں مستعد واعظ ہیں اور ہم یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہہ لوگ ہر کہیں اپنے دوستوں کی نظر میں معزز ومتقی اور گورنمنٹ نظام کے دلی خیر خواہ اور دوست ہیں +

مدراس کرسچن ورنیکولر ایجوکیشن سوسائٹی کیطرف سے جو انڈین ریفارمر بابت ستمبر نمبر ۵ شایع ہوا ہی اُسکے ٹیٹل پیج پر انگریزی میں ایک عبارت لکھی ہو جو راجہ سر ٹی مادھو راؤ صاحب کے خیال کو ہندو کمیونٹی کی نسبت ظاہر کرتی ہو۔ ترجمہ "جو شخص عرصہ دراز تک زندہ رہتا اور خیال کرتا ہو وہ بہت نظر عمیق سے معلوم کرتا ہو کہ بہ نسبت ہندو کمیونٹی کے روئے

زمین پر کوئی کمیونٹی موجود نہیں ہی جو پولٹیکل خرابیوں سے کم اور خود ایجاد کردہ تکالیف اور خود قبول کردہ یا خود پیدا کردہ برائیوں سے زیادہ دُکھ پاتی ہی*

دنیا کے اکثر ملکوں میں مرد شادی نہیں کرتے تاوقتیکہ وہ اپنی بیوی کی پرورش کرنے کے قابل نہ ہوں لیکن ہندوستان میں اکثر بالکل چھوٹے بچوں کی شادی کر دی جاتی ہی۔ منگنی کی رسم آیندہ شادی کے لئے ایک عقد اولین ہی جو شادی کی ضرورت کو جلدتر مہیا کرتی ہی۔ اور جب ایک بار شادی ہو گئی اور نادان لڑکا شوہر فوت ہو گیا تو بیچاری کمسن لڑکی کو تمام عمر رنڈاپے کی حالت میں بسر کرنی پڑتی ہی*

بعض ہندو اشخاص اپنے شیرخوار بچوں کی شادی کرنا موجب کمال خوشحالی و ناموری تصور کرتے ہیں۔ پچھلی مردم شماری کے مطابق معلوم ہوا کہ بڑودہ کی ریاست میں ۱۲۲ لڑکوں اور ۵۰۵ لڑکیوں کی جو پورے ایک برس عمر کے بھی نہ تھے شادی کر دی گئی تھی! اگر اہل ہنود کے دستور قدیم پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہی کہ رام نے سیتا کو۔ کرشن نے رکمنی کو۔ ارجن نے دروپدی کو اور نل نے دمینتی کو جب بیاہا تو فریقین بچے نہیں بلکہ جوان تھے۔ سر ولیم ہنٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مدراس ہائیکورٹ کے ایک ذی علم جج آنریبل مسٹر جسٹس متھوسوامی آیر نے قدیم ویدوں سے زمانہ متوسط کی شادی کے دستور کی نسبت ثابت کیا کہ نوجوان مرد نوجوان عورت سے اس وقت شادی کرتا تھا جبکہ وہ اُن فرایض و حقوق کو سمجھ سکتی تھی جنہیں وہ اختیار کرتی اور طبعی طور پر انہیں پورا کر سکتی تھی۔ زمانہ حال کے دستور شادی کم سنی کے دو باعث بتلائے گئے ہیں۔ اول یہہ کہ ہندوستان پر حملہ ہائے غیر ملکی اور بے انتظامی اندرونی کے زمانہ میں یہہ مناسب سمجھا گیا تھا کہ ہندو عورت کی حفاظت جان و مال کے لئے جسقدر جلد ممکن ہو کوئی محافظ ضرور ہی۔ دوم یہہ کہ بعض مذہبی رسومات کی ادائگی کے لئے اولاد نرینہ ضرور چاہئے۔ کیونکہ بے اولاد شخص جس کے لئے کوئی بیٹا کریا کرم کرنیوالا موجود نہ ہو تو مرنے کے بعد ایک جہنم میں جسکو پُت کہتے ہیں ڈالا جاتا ہی پُتّر (بیٹا) اُسکو پُت جہنم میں جانے سے بچا لیتا ہی۔ باعث اول تو اب رہا ہی نہیں۔ اور باعث دوم ایک فاش غلطی ہی۔ ہر ایک آدمی کی عدالت اسکے اپنے کاموں کے مطابق کیجائیگی نہ اُنکے کاموں سے جنپر وے کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ ہندوؤں کے عقیدے کا نتیجہ اور تاثیر نہایت مضر ہی۔ ایک ہندو آدمی بد اخلاق زندگی بسر کر سکتا لیکن اگر اُسکے کوئی بیٹا اور اُسکے شرادھ میں صرف کرنے کے لئے بہ افراط روپیہ موجود ہو تو نجات کے لئے بس ہی*

بمبئی میں ایک عرب مسمی شیخ آغا اس جرم پر ماخوذ ہوا ہی کہ مفسدانہ کوشش بلوہ کی کرتا تھا اور ناجایز طریقہ پر ہتھیار اُسکے قبضہ میں تھے۔ جب یہہ گرفتار ہوا تو اُسنے شمشیر سے خوب مقابلہ کیا۔ اسنے ہر ایک گرفتار کرنیوالے کو بھی زخمی کیا۔ کئی تمنچے اور دس پونڈ بارود اور ۲۶ ڈبیاں ٹوپی کی اُسکے پاس سے برآمد ہوئیں۔ اُسکا بیان ہی کہ میں مہدی کا ایجنٹ ہوں۔ اُسنے بھیجا ہی کہ میں یہاں انگلش کافران ہندوستان سے جنگ کروں۔ یہہ شخص حوالات میں بھیجا گیا۔ دس روز کے بعد اسکے مقدمہ کی تحقیقات ہوگی*

کوہ نور میں ایک نہایت تعجب افزا تار برقی ماخوذ از سیول ۲۰ و ۲۲ دسمبر درج ہی کہ ڈھاکہ میں ۱۹ دسمبر گذشتہ عدالت سشن میں ایک سات برس کی لڑکی ایک بچہ کو چند نقرئی زیوروں کے لالچ سے جنگل میں گلا گھونٹ کر مار ڈالنے کے جرم میں زیر تجویز تھی۔ گو مُلزم جانتا ہی مگر جج اور جوری نے اُسکو صغیر سن اور نادان سمجھ کر چھوڑ دیا*

بمبئی میں جو مکان گرا ہی اُسکے گرنے کی نسبت سرکاری رپورٹ سے واضح ہوا ہی کہ ۲۹ لاشیں برآمد اور ۲۹ اشخاص کم و بیش مجروح ہوئے ہیں۔ گرنیوالے مکان کی نسبت تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مکان کی بڑی دیواروں میں سے کوئی اینٹ ۹ انچ سے زیادہ موٹی نہ تھی۔ اور جو اشیا تعمیر میں خرچ ہوئیں بہت ہی ناقص تھیں۔ کئی اینٹیں ہاتھ سے پیسی جا سکتی ہیں۔ اور شیرخشتی کی ٹکیوں سے زیادہ مضبوط نہیں ہیں*

روسی معاملات پر ایک نامہ نگار نے عجیب خبر شایع کی ہی جو اسوقت خاص توجہ کے لایق ہی کہ راقم مضمون نے دو تین ماہ خاص پایہ تخت روس میں صرف کئے اور جو کچھ لکھا ہی چشم دید لکھا ہی۔ وہ اس خبر کی زور سے تردید کرتا ہی کہ زار روس رعایا کے خوف سے اپنے محلوں میں بند رہتے ہیں وہ حیرت ظاہر کرتا ہی کہ ایسی غلط خبریں کس منشا سے مشتہر کیجاتی ہیں۔ وہ بیان کرتا ہی کہ زار روس ہر روز بے تکلفی کے ساتھ پایہ تخت روس میں ہواخوری اور سیر کو نکلتے ہیں کہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہی۔ وہاں کی رعایا اُنکو اوتار تصور کرتی ہی۔ اور اُنکے چہرہ مبارک کے درشنوں سے ایسی خوش ہوتی ہی کہ گویا گنج قارون ہاتھ آ گیا۔ ملکہ کی محبت اس سے بھی زیادہ لوگوں کے دلوں پر منقش ہی۔ شہنشاہ روس سیر کے وقت کوئی پہرہ ساتھ نہیں رکھتے۔ لوگ اُنکی گاڑی کو بوسہ دیتے ہیں اور اُنکو زار کو کی سی عزت اور محبت سے دیکھتے ہیں۔ زار روس بھی رعایا کے لوگوں کو مثل اپنے بال بچوں کے سمجھتے ہیں۔ البتہ شاہی محلات پر سنگین پہرے ہوتے ہیں لیکن اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ پہرے رعایا کے خوف سے مقرر ہیں بلکہ اس سے اُنکے جاہ و جلال کا ثبوت ملتا ہی*

لکھنؤ میں شیعہ سُنیوں کے درمیان باہمی عناد رفع نہیں ہوتا۔ وہاں ایک سُنی واعظ پر دعوی کیا گیا ہی۔ وہاں کا اخبار لکھتا ہی کہ استغاثہ کی جانب سے یہہ بیانات ہیں کہ کاظمین کے قریب ایک مسجد میں چند شیعہ رؤسا کے مکانات کے قریب ہدایت رسول نے بہت سے شیعوں کو جمع کیا اور کہا کہ تعزیہ داری کرنا کفر ہی اور جو تعزیہ رکھتا ہی وہ کافر اور بانی بدعت ہی۔ اور اسلام کی توہین کرتا ہی اور وہ ضرور جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اور تعزیہ داری سے سنیوں کو قطع تعلق کرنا چاہئے۔ شیعہ رئیسوں نے جب یہہ سُنا تو واعظ کو کہلا بھیجا کہ آپ ایسی سخت کلامی ہرگز نہ کریں اور ہمارے دلوں کو نہ دُکھائیں۔ مولوی نے کہا کہ اگر تم کو بُرا معلوم ہوتا ہی تو اس کفر کو چھوڑ دو اور تعزیہ نہ رکھو کہ یہہ بدعت اسلام ہی۔ اسپر شیعہ لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی

تخانہ وار سے چند ہندو کنسٹیبلوں کے موقع پر آئے مگر انکے آنے کے قبل مولوی کو اطلاع مل چکی تھی اور وہ دوسرے دروازہ سے نکل گئے تھے۔ دیکھیں ڈیفنس کے اظہار کیا کہتے ہیں +

کولمبو میں سخت آندھی اور طوفان آیا اخبار سیلون ٹیمس چشم دید واقعہ لکھتا ہے کہ بجلی خوب کڑکتی اور چمکتی تھی۔ ایک تاڑ کا درخت عمارت کلب کے متصل تھا اسمیں بجلی کے ذریعہ آگ لگ گئی اور وہ سالم درخت مشعل کیطرح سات منٹ تک جلتا رہا اور چاروں طرف روشنی ہوگئی۔ لطف یہہ کہ مینہہ خوب زور سے برستا تھا۔ یہہ تماشہ دیکھکر قدرت الہی یاد آتی تھی +

ولیعہد زار کی آمد

آجکے بہرہ پیغامات تار سے ناظرین معلوم کرینگے کہ زار روس کے نور البصر ۲۳ ماہ حال کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ رونق افزائے اپولو بندر بمبئی ہوئے۔ بندرگاہ پر حضور گورنر اور تمام سول و ملٹری افسر مع کمانڈر جنٹ کے تعظیمی گارڈ کے استقبال کے واسطے موجود تھے ۲۱ توپوں کی سلامی کے بعد ہزرائل ہائینس گورنمنٹ ہوس کو تشریف لے گئے +

چونکہ ہزرائل ہائینس کے سفر ہند سے علی العموم بدگمانیاں پھیل رہی تھیں اس لئے ہم اپنے اخبار میں ناظرین کو مطلع کرچکے ہیں کہ ایسے دورہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ بلکہ دو عظیم الشان سلطنتوں کے رابطہ اتحاد کو تقویت ہے۔ اور اگر ایسے سفر سے صرف اس ملک کے حالات ہی کا معلوم کرنا مقصود ہو تا تو کونسا محکمہ ہے جسکی مفصل رپورٹیں چھپ کر شائع نہیں ہوتیں۔ اور اس کے حالات گھر میں بیٹھے بٹھائے معلوم نہیں ہوسکتے۔ اگر بفرض محال اس امر کو تسلیم کرلیا جائے کہ گورنمنٹ روس نے ہند کے حالات معلوم کرنیکا عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ تاہم ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ لارڈ سالسبری اس امر کو کس طرح ٹال سکتے تھے۔ اگر وہ اپنے روسی دوستوں کو یہہ کہتے کہ ایسے دورہ کی نسبت منظوری کے اظہار سے انکو معذور رکھا جائے۔ تو لا ریب تمام یورپ وزیر اعظم اور انگلستان پر مسخری کرتا۔ بقول ایک انگریزی معصر وہ ایسے فضول عذر پیش کرسکتے تھے کہ اس ملک میں سانپ بہت ہیں یا ہیضہ اور وبائی بخار وغیرہ ہمیشہ پھیلے رہتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہہ تھا کہ والئے تاج و تخت انگلستان اس ملک میں تشریف لائے اور یہاں چھہ ماہ بسر کئے +

اگر لارڈ ممدوح یہہ کہتے کہ ہر مجسٹی کی پانچ کروڑ رعایا روسیوں کو اس لئے نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ انہوں نے سلطان روم کے ساتھہ بدسلوکی کی اور ولیعہد روس کا سفر ہند پُر خطر ثابت ہوگا۔ تو لارڈ ڈینسڈون کی سیاست بالکل امیر کابل کے مشابہ ہوتی۔ جو برٹش افسروں کی جانوں کے اپنے ملک میں کفیل نہیں ہوسکتے۔ پس لارڈ ممدوح کیواسطے بھی مناسب تھا کہ تخت جگر زار روس کو جنکی نسبت کئی قسم کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں خیر مقدم کہتے۔ اور اپنے شاہی مہمان کی کماحقہ مدارات کے واسطے حکم دیتے۔ اگر اسوقت انگریزی یا دیسی اخبارات کسی قسم کا شبہ ظاہر کریں تو انکا ایسا کرنا بالکل عبث ہے۔ اور روسی اخبارات انکی نسبت کلی پڑھینگے۔ اور سب سے بڑھکر یہہ ہوگا کہ رابطہ اتحاد کی نسبت غلط فہمیاں پیدا ہونگی +

ہمارے شاہی مہمان کے ساتھہ ماہروں کا اسٹاف آیا ہے جو بلا خوف ہر ایک شہر اور مقام کو دیکھیگا۔ اور اپنے مہمان نوازوں سے مختلف سوالات کریگا۔ اور موخرۃ الذکر کو تمام حالات کہنے پڑینگے اگر وہ بعض امور مخفی بھی رکھیں تاہم وہ معلومات کا ایک بھاری ذخیرہ یہاں سے لیجائینگے +

اس میں کچھہ شک نہیں کہ اس ملک کی زرخیزی اور آبادی ولیعہد روس کو بتادیگی کہ انکی سلطنت فنلنڈ سے چین تک صوبہ ہند کے مقابلہ پر کچھہ نہیں ہے اور وہ ریگستانوں اور صحراؤں کے مقابلہ پر اس ملک کو دیکھکر نہایت خوش ہونگے +

از کوہ نور ۲۵ دسمبر سنہ ۹۰ء

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

ولایت میں ایک بندوق ایجاد ہوئی ہے جو سات ہزار گز تک مار کرتی ہے۔ اور ایک توپ بھی ایسی نکالی گئی ہے جسکا گولہ دس میل تک جاسکتا ہے +

آسٹریلیا سے ۵۰۰ کرسیاں کانگریس کلکتہ کے لئے آرہی تھیں سُنا گیا کہ وہ ناؤ جسپر یہہ کرسیاں آرہی تھیں بالکل ڈوب گئی +

زار روس نے حکم دیا ہے کہ کوئی یہودی روسی مذہب اختیار نہیں کرسکتا جبتک کہ اُسکے والدین بھائی عورت اور بچے بھی مذہب نہ بدلیں +

یکم جنوری سے وہ خط جو ہند سے اضلاع متحدہ امریکہ کو جائینگے انکا محصول کم کیا گیا۔ یعنی ڈھائی آنہ اس چٹھی کے لئے جائینگے جسکا وزن سوا تولے سے زیادہ نہ ہو اور تین پیسے اس کارڈ کے لئے جائینگے جسکے لئے پہلے ڈیڑھ آنہ تھا +

کینیڈا سے خوفناک حادثہ ریل کی خبر آئی ہیلیفکس سے منٹریل کو جاتی ہوئی اکسپرس ٹرین پٹڑی سے اتر ایک پل پر گر گئی۔ بہت مسافر ہلاک اور زخمی ہوئے +

امریکہ میں ایک کل ایسی تیار ہوئی ہے کہ جس سے خود بخود کمپوز ہوتا ہے۔ کمپازیٹر کی ضرورت نہیں۔ اس کل کو ٹائپ رائیٹر کہتے ہیں +

بقول اخبار عام جس سونے کے ہنڈولے پر شاہ برہما کی اولاد جھولتی تھی آج وہی ہنڈولہ مدراس میں نیلام کرنے کے لئے رکھا گیا ہے +

مکتی فوج کے جنرل بوتھ صاحب کی تجویز کے لئے آٹھ لاکھ تک چندہ پہنچ گیا ہے۔ لارڈ وربن نے بھی ۱۲ سو روپیہ دیا۔ ایک صاحب نے ۱۰ لاکھ ایکڑ اراضی دی +

مصر کے بجٹ سال آئندہ میں ۱۲ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ اخراجات میں ۴۰ لاکھ تخفیف ہوئے۔ ۲۷ لاکھ کے

ٹیکس معاف ہونگے ✦

مسٹر بکٹ ممبر پارلیمنٹ منجانب ناٹنگھم لنڈن میں ریل کے نیچے کچل گئے - یہہ پارک شایر بنک کے سرپرست تھے جسم پارہ پارہ ہوگیا ✦

اخبار عام ناقل ہی کہ بمبئی میں ایک آدمی عورت کے لباس میں چوری کرتا ہوا پکڑا گیا - آجکل چور بھی اپنے فن کے بڑے موجد ہیں ✦

گورنمنٹ ہند نے حکام ریاست گوالیار کو خبردار کیا ہی کہ اپنے ہاں کا انتظام پولیس عرصہ ۶ ماہ کے اندر درست کریں - اگر اس عرصہ میں خاطرخواہ انتظام نہوا تو گورنمنٹ مجبوراً خود ریاست کے اخراجات سے انتظام کو درست کریگی ✦

اخبار عام دریافت کرتا ہی کہ میرٹھ کے اخبار کو یہہ خبر کہاں سے ملی کہ حضور وایسرائے کے رونق افروز جیپور ہونے پر مہاراجہ صاحب نے ایک سونے کی کرسی مرصع و مکلل بجواہر قیمتی دس لاکھ روپیہ کی حضور ممدوح کو تحفہ دی ✦

حیدرآباد میں فی الحال ایک عورت نے وفات پائی جسکی عمر ایک سو اٹھارہ برس کی تھی - یہہ عورت قوی الجثہ اور صحیح الحافظہ تھی - حیدرآباد کے پرانے تواریخی واقعات اکثر بیان کرتی تھی ✦

قیصر الاخبار ناقل ہی کہ کایستھوں کو جنیو پہننے کا شوق پیدا ہوا ہی چنانچہ بہار میں بہت سے کایستھوں نے جنیو لیا - برہمن اس بات پر اُنسے ناراض ہیں ✦

ریاست الور واقع راجپوتانہ میں ایک شیشہ کا کارخانہ کھلیگا - اس کارخانہ کے حصہ دار بہت سے ولایت کے صاحب ہیں

ڈھاکہ میں جن مسلمانوں نے دیوی کی سواری پر حملہ کیا تھا اُنمیں سے ایک مسلمان کو جسنے بت توڑ دیا تھا دو ماہ قید اور باقی چھ آدمیوں کو تیس تیس روپیہ جرمانہ ہوا ✦

سکندرآباد میں ۲۵ فقیر جنمیں مرد عورت لڑکے لڑکیاں شامل ہیں برسر سڑک بھیک مانگنے کے جرم میں ایک روز قید کے سزایاب ہوئے اور حکم دیا گیا کہ آیندہ کو سڑک پر کھڑے رہ کے بھیک نہ مانگیں ✦

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر چوری سینہ زوری کی وارداتیں روز افزوں ترقی پر ہیں مسافروں کا اسباب دیکھتے دیکھتے گم ہوجاتا ہی اور کچھ پتہ نہیں لگتا ✦

کلکتہ میں رولینڈ صاحب کے سائیس نے ایک چوہے کی دُم میں رسّی باندھی اور اسے کروسین کے تیل میں تر کرکے جلا دیا انجمن ہمدردی حیوانات نے خبر پاکر نالش دائر کی - نتیجہ دیکھا جائیگا ✦

ایڈیٹر طوطی ہند میرٹھ کو بمقدمہ لائبل چھ ماہ قید اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی سُنا گیا ہی کہ ایڈیٹر موصوف نے اپیل کیا ہی - ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہیں ✦

بنارس کا اخبار لکھتا ہی کہ پنڈت ہردیال شرما نے ایک کاٹھ کا گھوڑا ایسا بنایا ہی کہ آدمی اُسپر سوار ہوکر دور تک جا سکتا ہی - موجد کہتا ہی کہ اگر دو سو روپیہ مل جائے تو وہ اُسے دوڑا بھی سکتا ہی ✦

سنگاپور میں عجیب سانپ دیکھنے میں آیا اور مارا گیا - اُسکا سر آدمی کا سا تھا - وہ لڑکوں کیطرح روتا ہوا آتا تھا - اور مرغ مرغی جو پاتا کھینچ لے جاتا تھا - بڑی مشکل سے قابو آیا ✦

کھاؤن میں ایک چمار ایک سو دس برس کی عمر کا ہی جسکے تین دفعہ دانت نکل چکے ہیں اور تین عملداریوں کے حالات بیان کرتا ہی ✦

راولپنڈی میں ایک عورت قتل کی گئی - اور ایک لڑکی زیورات کے لالچ سے ماری گئی - پولیس درپے تحقیقات ہی ✦

ریاست جموں کے مشہور شخص ساول سنگھ قتل کئے گئے - مہاراجہ صاحب بہادر حال کا یہہ شخص ایک مصاحب اعلیٰ میں سے تھا - قاتل کا کچھ پتہ نہیں چلا ✦

راولپنڈی میں ٹڈی دل بڑی کثرت سے آیا اور فصل اور درختوں کو بڑا نقصان پہنچایا - علیٰ ہذا جہلم اور سکھر میں بھی ایسا ہی ہوا ✦

روڑکی کی تحصیل کے محلہ میں ایک نوجوان ہندو عورت کسی رشتہ دار سے لڑکر کنوئیں میں گر پڑی - تیسرے روز ایک شخص آہنی کانٹے سے اپنا گرا ہوا ڈول نکالنے لگا تو کانٹا عورت کی چوٹی میں اُلجھ گیا غور سے دیکھا تو لاش معلوم ہوئی ✦

پنجاب چیف کورٹ نے ایک مقدمہ میں یہہ مبارک نظیر قایم کردی ہی کہ کوئی شخص جو کسی نابالغ لڑکے کا سرپرست یا ولی یا باپ ہو وہ اُس لڑکے کی نابالغ بیوی پر اپنے گھر میں لیجانے کے لئے زور نہیں ڈال سکتا ✦

امرتسر ۱۹ دسمبر کی شام کو کٹرہ بگھیان میں ایک نانبائی تنور پر روٹیاں پکا رہا تھا اور اسکی بیوی اور بچے بھی تنور کے پاس بیٹھے تھے کہ دفعتاً دوکان کی چھت گر پڑی پولیس کی کوشش سے سب زندہ نکل آئے ✦

لاہور میں جس شخص عبداللہ خان نام نے ایک عورت مہتاب جان کو ہلاک کیا تھا اُسکی نسبت سزائے قصاص کا حکم ہوا - اور اُسکو اپیل کرنے کے واسطے ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی ✦

سرکاری خبریں

مسٹر ایس بی پی ٹی کلیفورڈ صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر کے رخصت سے واپس آنے پر مسٹر جے ای رو صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر دہلی - بجائے مسٹر اے سی مارشل صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر جو سیالکوٹ کو تبدیل ہوئے ہیں ہوشیارپور میں تعینات کئے جاوینگے ✦

مسٹر ای بی ملاک صاحب ڈسٹرکٹ جج رخصت فرلو سے واپس آنے پر فیروزپور کو تعینات کئے جائینگے - اور لالہ بوٹا مل سہگل اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر امرتسر کو تبدیل ہونگے ✦

تار کی خبریں

الہ آباد - ۲۴ ڈسمبر ایک سول افسر کسی قدر مضبوط محافظت کے ساتھ اس غرض سے جنوبی شان ریاستوں کو جاتا ہی کہ اُن دیہات کو مطیع کرنیکی کوشش کرے جنمیں ابھی امن قایم نہیں ہوا +

بمبئی ۲۳ ڈسمبر اپولو بندر میں جو تمام قوموں کی جھنڈوں سے آراستہ و پیراستہ تھا - صدہا سول و ملٹری افسر و کونسلر اور بیشمار دیسی یورپین عماید و روسائے عظام جمع تھے - جہاز سے اُترتے ہی مسٹر لی وارنر پولیٹیکل سکرٹری نے کونسل کے ممبروں ہائیکورٹ کے ججوں اور مختلف قوموں کے وکلا کو ہزرایل ہائینس کے روبرو پیش کیا - اور تعظیمی گارڈ کو دیکھنے کے بعد جنمیں بعض گلوسٹر رجمنٹ کے جری جوان تھے پارٹی حضور گورنر کی گاڑیوں کو تشریف لے گئی - جنمیں سے تین میں تو چار چار اور تین دیگر میں دو دو گھوڑے جُتے ہوئے تھے - یہہ تمام گاڑیاں اعلیٰ درجہ کے گھوڑوں سے عجیب و غریب طور پر سجی ہوئیں تھیں + گاڑیوں کی قطار باضابطہ طور پر نہ تھی البتہ باڈی گارڈ اور پولیس گارڈ کی شان قابل دید تھی اور پارٹی بندر سے روانہ ہو کر فلورا فونٹن کو گئی - وہاں سے کوئن سڑک پر کوہ مالا بار اور نشیبی سڑک مالا بار پوائنٹ کیطرف کوچوں میں تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا - مگر جنگی پہرہ کھڑا نہیں کیا گیا تھا - قطار کے گذرتے وقت جس میں صاحبان ذیل رونق بخش تھے - خوشی کے نعرے سُنائی دیتے تھے - پہلی گاڑی کی پشت والی نشست پر ہزرایل ہائینس پرنس جارج والی یونان - ہز امپیریل ہائینس گرینڈ ڈیوک ولیعہد زار اور اگلی نشست پر ہز امپیریل ہائینس پرنس اوبلینسکی کے ایڈیکانگ اور کرنل روڈس تھے - دوسری گاڑی میں ہز ایکسلینسی ایم - لو ٹو ہز امپیریل ہائینس گرینڈ ڈیوک جارج روس - کرنل جیرارڈ سی بی اور سر ڈی میکنزی والس - تیسری گاڑی میں کپتان کاچوبے جنرل پرنس بیریانسکی کپتان کرودر - اور مسٹر ڈیوچ چوتھی گاڑی میں پرنس اوکھٹومسکی اور کپتان ولکاف ایڈیکانگ ایکسلینسی - اور پانچویں گاڑی میں ایم گرٹ نگو - ڈاکٹر رام باچ - اور مسٹر یونہم تھے +

آجکا پروگرام گورنمنٹ ہوس میں دعوت سے مشتمل ہی پہلے صبح کا کھانا - پھر ایک بج کر ۵ منٹ پر دوپہر کا - ۴ بجے بعد دوپہر ایلیفنٹا کو تشریف لیجائینگے اسکے بعد شام کا کھانا اور بال ہوگا +

کلکتہ ۲۴ ڈسمبر مقدمہ ڈاکہ مانک گنج گذشتہ سیشن ڈھاکہ میں ختم ہوا جسمیں رائے موہن سرگروہ کی نسبت پھانسی کا حکم ہوا - اور باقی ۸ ملزموں کو پانچ سے دو سال کی قید ہوئی واقعات ثابت شدہ سے معلوم ہوا کہ رائے موہن سرگروہ نے مانک گنج کے ایک مہاجن کے پاس کچھ زیورات گرو رکھے اور ایک بھاری رقم اعلیٰ سود پر قرضہ لی - اور جب قرضہ ادا نہ کر سکا تو اُس نے لوٹ سے اپنے زیور واپس لینے کا ارادہ کیا - اور ڈاکوؤں کے ایک مجمع کو ساتھ لیکر مہاجن مذکور کے مکان پر دھاوا کیا - اور صرف زیور ہی واپس لینے پر اکتفا نہ کیا بلکہ اسکا بیس ہزار روپیہ نقد بھی لوٹا - اور مہاجن کو مع اسکی بیوی کے نہایت بیرحمی سے قتل کیا +

لنڈن ۲۴ ڈسمبر مسٹر رس پیرسی جسنے ہمپسٹڈ میں ایک شخص کو ہلاک کیا تھا - کل پھانسی دیگئی - اخیر میں وہ اپنے جرم سے اقبالی ہوئی - اور کہ اسکے مقدمہ میں فی الحقیقت انصاف ہوا ہی مگر شہادت جھوٹی تھی +

رنگون ۲۲ - ڈسمبر - پولیٹیکل افسر چن پہاڑوں کیطرف سے رنگون میں تار آیا ہی کہ مسٹر ویتھیرل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو چن لوگوں نے بندوق سے ہلاک کر دیا +

آج شام کی سرکاری رپورٹ سے واضح ہوا ہی - کہ ۲۱ - تاریخ کو مسٹر ویتھیرل فوج کے ساتھ کوچ کر رہے تھے کہ بوگوا کے قریب ایک سو گز کے فاصلہ پر ایک شخص نے جھاڑی سے گولی ماری - جس سے وہ سٹا ہلاک ہوئے +

انکی لاش ہاکا کو لائی جا رہی ہی - باور کیا گیا ہی کہ یہہ ہلاکت ہتھا چن کا کام ہی - جو فرقہ کچھ عرصہ سے تکلیف دے رہا ہی اور سرکشی سے باز نہیں آتا +

سرکاری خبر سے جو مطبع کے نام آئی ہی معلوم ہوا ہی کہ موضع ہتھا پر بہت جلد چڑھائی ہونیوالی تھی جسکے واسطے بہت جلد تیاریاں ہو رہی ہیں - اور اگر موضع مذکور مجرم ثابت ہوا تو اُسکو عبرت ناک سزا دیجائیگی +

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ مولوی محمد حسن صاحب - لالہ شب سرنداس صاحب - مسٹر ایم وائلی صاحب - لالہ منسارام صاحب سوداگر پارچہ - لالہ گوپی مل صاحب - سید سردار علی صاحب -

واقع ۱۲ - اکتوبر ۹۰ء ملتوی شدہ ۲۰ - اکتوبر

نمبر ۱ - رپورٹ ممبر صاحبان جو ہمراہ صاحب کمشنر بہادر واسطے ملاحظہ شہر کے تشریف لے گئے بدیں مضمون پیش ہوئی - کہ وقت ملاحظہ شہر صاحب موصوف نے فرمایا کہ جو سیلا چو بچہ ہائے میں جمع ہوگا اُسکی برآمدگی کا انتظام کیا جاوے اور نیز راستہ آمد و رفت گڈہ ہائے کے لئے تا چو بچہ راستہ بندوبست بذریعہ خرید زمین کیا جاوے - **تجویز ہوئی** کہ میونسپل اوورسیر زیر نگرانی سب کمیٹی تخمینہ سڑک پختہ و خام کا جداگانہ مُرتب کرے و نیز اس قطعہ اراضی کا بھی تخمینہ پیش کرے جو گدام بنانے کے لئے مطلوب ہوگی - بعدہٗ صاحب پریزیڈنٹ حسب رپورٹ سب کمیٹی مذکور حصول اراضی کے لئے زیر ایکٹ حصول اراضی حسب دفعہ ۳۸ - ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۹۴ء کارروائی فرمائی جاوے +

نمبر ۲ - روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۱۴ - اکتوبر ۹۰ء بدیں مضمون کہ جو گوالہ ہائے متصل کوٹھی سردار علی محمد خان صاحب آباد ہیں ۲۵ ماہ حال کو اُٹھائے جاوینگے اُنکے واسطے کسی ٹکڑہ زمین کا اندر حدود میونسپل اگر ہو سکے تو

سندوبست کیا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ بجواب روبکار بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ گذارش ہووے کہ کمیٹی کے نزدیک گوالوں کی آباد کرنے کے لئے تین قطعہ اراضی جنکا نقشہ منسلکہ ہو مناسب معلوم ہوتے ہیں +

نمبر۱ الوبیس لین کے جنوب کیطرف واقع ہو +

نمبر۲ متصل ٹپاؤ برلب سڑک فیروزپور +

نمبر۳ متصل آبکاری سرکاری +

انمیں سے صاحب ممدوح الوصف جو قطعہ چاہیں انتخاب فرماویں +

نوحہ بر وفات مولوی رحمت اللہ صاحب بشیر

اجل کو برابر ہو شاہ و وزیر ۔۔۔ اجل کو برابر ہو برنا و پیر
نہیں دیکھتی یہہ امیر و فقیر ۔۔۔ اسی سے لگا دل میں ہم سبکے تیر
کہ راہی ہوا رحمت اللہ بشیر

قلم بھی یہہ احوال کیونکر سنائے ۔۔۔ کلیجہ سنانے سے منہہ کو چڑھ آئے
جو دل میں رہے دل کلیجہ کو کھائے ۔۔۔ نہیں تاب ہرگز زباں یہہ سنائے
کہ راہی ہوا رحمت اللہ بشیر

صبا کا نہ اب تک پڑا اسپہ سایا ۔۔۔ یہہ غنچہ ابھی تک نہ کھلنے تھا پایا
کہ گلچیں نے اُسکو چمن سے اڑایا ۔۔۔ فغاں اسطرح بلبلوں نے اٹھایا
کہ راہی ہوا رحمت اللہ بشیر

نہ خواہش ہوئی پوری شادی گی کی ۔۔۔ نہ تعلیم پوری ہوئی ڈوونٹی کی
تمنا بر آئی نہ اسجا کسی کی ۔۔۔ رہی دل کی دل میں ہی جی کی جی کی
کہ راہی ہوا رحمت اللہ بشیر

وہ ماں باپ اپنے کی آنکھوں کا تارا ۔۔۔ تھا بہنوں کے اپنی وہ سر کا سہارا
وہ بھائیوں کا بازو عزیزوں کا پیارا ۔۔۔ گیا چھوڑ کر ہم سبھوں کو کنارا
کہ راہی ہوا رحمت اللہ بشیر

راقم انکا ایک شاگرد از ہیرنگ سکول۔ بٹالہ +

قطعہ دعائیہ

مبارک سال نو ہو ناظرین نورافشاں کو
ترقی سال ہذا میں ہو حاصل انکے ایماں کو
پھلیں پھولیں زروح پاک کی آبیاری سے
کریں عیسیٰ پہ قرباں اپنے سارے مال اور جاں کو

پیارے ناظرین نورافشاں ہمیں اُمید ہو کہ آپ ہماری التماس مندرجہ نمبر گذشتہ پر بدل متوجہ ہو کر سال رواں میں آفتاب صداقت کے نور کو بذریعہ نورافشاں اور لوگوں تک پہنچانے میں ضرور ساعی و سرگرم ہونگے + اڈیٹر

لوکل

لودیانہ میں محمدیوں کے حال کا حال۔ ہفتہ حال میں یہاں ایک محمدی نیلگر کی لڑکی کی شادی میں عجیب تماشا نظر آیا۔ جبکہ براتی کھانا کھا رہے تھے اور ڈومنیاں گانے بجانے میں مشغول تھیں یکایک ایک مسلمان سیہ فام لاغر اندام نے اپنا عمامہ ڈومنیوں کے سامنے اُتار کر پھینک دیا اور حق حق کا شور مچانے اور اِدھر اُدھر کودنے لگا۔ بے اختیار اپنے سر کو ہلاتا اور لوگوں پر گرا پڑتا تھا۔ ہرچند لوگ اُسکو پکڑتے اور روکتے تھے مگر وہ کسی کے قابو میں نہ آتا اور زیادہ زیادہ اچھلتا کودتا تھا۔ اُسکو اُچھلتے کودتے دیکھ کر ڈومنیاں نہایت ہی توڑ توڑ کر گاتی بجاتی اور سمجھتی تھیں کہ انکے گانے کی تاثیر سے اُس شخص کو حال آگیا ہو +

اسیطرح گذرے ہفتہ میں جب ہم ایک سڑک سے گذرتے تھے تو ایک مسجد کے قریب عام گذرگاہ پر ایک جم غفیر نظر آیا اور گانے بجانے کی آواز سنی۔ تماشائیوں کے ہجوم کے باعث دیکھ نہ سکے کہ مجمع کے اندر کیا ہو رہا ہو۔ بمشکل تمام لوگوں کو اِدھر اُدھر ہٹا کے دیکھا تو بہت مہذب و مقطع صورتیں فرش پر بیٹھی نظر آئیں جنکے ہاتھوں میں بڑے بڑے دانوں کی تسبیحیں۔ ماتھوں پر سجدہ کی رگڑ سے نشان پڑے ہوئے۔ رسولی داڑھیاں۔ لب تراشیدہ حلقہ کئے بیٹھے ہیں۔ قوال بے اعتدال اپنے سازو ساز بجا بجا کر فارسی غزل حافظ کا یہہ شعر گا رہے ہیں۔ بہ لبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم + پس ازاں کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد۔ اور سنتے سنتے اصحاب مجلس میں سے یکایک ایک مقطع صورت نے حق اللہ کا نعرہ مار کر فرش پر لوٹنا پٹینا شروع کیا۔ عجیب عجیب حرکتیں ظاہر کیں اور قوالوں کے تالی بجانے اور تال و سم کے ساتھ سر ہلانے اور مٹکنے میں بڑی عجوبہ ادائیں دکھلائیں۔ سنا گیا کہ وہ مجلس بڑی دیر سے ہو رہی تھی اور بہت لوگوں کو اُس سے پہلے حال آچکا تھا۔ کیا محمدی لوگوں کو عام گذرگاہوں اور سڑکوں پر جہاں ہزاروں آدمی کھڑے ہو کر انکا تماشا دیکھتے۔ ایسی باتیں کرنے میں شرم نہیں آتی؟ ہم گانے بجانے پر کچھ اعتراض نہیں کرتے بشرطیکہ وہ الٰہی عبادت میں مستعمل ہو لیکن عام گذرگاہوں میں ایسا تماشا دکھلانا اور لوٹنا پٹینا سخت اعتراض کے قابل ہو۔ ہمیں یقین ہو کہ منصف محمدی ایسے طریقہ حال کو جیسا اس شہر میں اکثر ہمارے دیکھنے میں آیا ہو بجا قابل اعتراض سمجھینگے۔ شاید کوئی صاحب انگریزی بال کی نسبت معترض ہوں تو ہمارا خیال محمدیوں کے حال اور انگریزوں کے بال کے حق میں سنگ زرد و ہم برادر شغال ہو +

بارش دو تین مرتبہ اچھی ہوگئی ہو۔ فصل لہلہا اور ڈھڈھا رہی ہو۔ لیکن اب بھی اکثر ابر محیط آسمان رہتا ہو جس سے گمان ہو کہ شاید اور بارش ہو۔ سردی عالم شباب پر ہو۔ لیکی برن شیخ وشاب پر ہو +

سالیانہ مشنری کانفرنس بخیریت تمام انجام کو پہنچا۔ مشنری صاحبان اپنے اپنے مقام کو واپس تشریف لیگئے +

جنتری سنہ ۱۸۹۱ء

جنتری ملفوفہ اخبار ہذا جو نذر ناظرین کی گئی ہو مطبع ہذا میں نہیں چھاپی گئی۔ اور اگرچہ خوش خط و عمدہ چھپائی نہیں تاہم اچھے طرز پر ہو۔ امسال ناظرین اسکو قبول فرمائیں + اڈیٹر

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر آئیرو الی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا۔